فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ، ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ، ۱۱ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۳۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"چکروں کی تکلیف میں کمی ہے اور عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے"

(مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۹ر تبلیغ۔ آج حضور ایدہ اللہ کو چکروں کی تکلیف میں کمی رہی۔ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب اِس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک اور متّقی بنو اور ہر ایک بدی سے بچو

رات اور دن تضرّع میں لگے رہو، زبانوں کو نرم رکھو، استغفار کو اپنا معمول بناؤ، نمازوں میں دعائیں کرو

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ ..... صرف ماننے سے اللہ تعالےٰ خوش نہیں ہوتا۔ جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو متّقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گذارو۔ رات اور دن تضرّع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دُعا۔ تضرّع۔ صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منّتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پُشت ڈال دے۔ تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ بے سود ہے۔ خدا تعالےٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے)۔ اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظُلم۔ عُجب۔ ریا۔ تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نُسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نُسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہو گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۷-۲۴۸)

اخبار احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے مکرم لیفٹیننٹ مرزا ارشاد علی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر انیسہ قمر صاحبہ کراچی کو بتاریخ ۲۷ر جنوری ۱۹۷۱ء پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جو محترم مرزا صالح علی صاحب مرحوم کا پوتا اور محترم صوفی غلام اللہ صاحب کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

میرے نانا محترم خواجہ عبید اللہ صاحب تقریباً تین ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے زبان پر بھی اثر ہے جس کی وجہ سے صحیح طرح بات چیت نہیں کر سکتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرماوے۔ آمین

(منیر الدین شمس ابن مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم)

میرے والد محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب سابق ڈائریکٹر اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور جو موٹر کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں اور ہسپتال سے اپنے گھر آ گئے ہیں والد صاحب محترم ان سب احباب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ان کے لئے دعائیں کیں یا جنہوں نے تشریف لا کر یا بذریعہ خطوط عیادت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ابھی دُعاؤں کی بہت ضرورت ہے میں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ والد صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حبیب احمد (ایم ایس سی)
"الفاروق" ۲۴۱/ ای-۱ گلبرگ ۳ - لاہور

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۵ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا سے فتح

اگرچہ ہم نے اپنے گذشتہ سے پیوستہ اداریہ میں لکھا ہے کہ ابھی تک دنیا اللہ تعالیٰ سے بالکل غافل نہیں ہوئی اور گو نامعلوم طور سے ہی اللہ تعالیٰ کی یاد بڑے سے بڑے دہریہ کو بھی کبھی نہ کبھی آجاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ میں جو انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے ان کی تعلیمات کا وہ اثر جو انسانی ذہنیت کا جزو بن چکا ہے مادہ پرستانہ اور انکار خدا کا رجحان ابھی تک کلی طور پر محو نہیں کر سکا۔ تاہم اس میں بھی کوئی شبہ نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بھی لکھا ہے موجودہ مادہ پرستانہ رجحانات نے دنیا کو اللہ تعالیٰ کی معرفت سے بڑی حد تک بے پرواہ کر دیا ہے اور دنیا "نستعین" کا سبق بھول چکی ہے اور وہ صرف اپنی تدابیر اور عقل ہی کے بھروسہ پر ٹھہر گئی ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ دنیا میں بد اخلاقیوں اور جرائم کا روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور ہر آنے والی نسل اپنے ماحول سے زیادہ سے زیادہ متاثر ہو رہی ہے اور مغرب و مشرق میں نوجوان کی بے راہ روی کی شکایتیں وسیع پیمانے پر بڑھ رہی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ موجودہ دنیا میں لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد اور دعا کو ایک بیکار چیز سمجھنے لگے ہیں اور اپنی جدوجہد میں اس کو ایک غیر ضروری عنصر سمجھا جانے لگا ہے یہاں تک کہ مسلمان بھی جن کا دین ہی صرف دعا ہی دعا ہے اس سے متاثر ہو رہے ہیں اور اسلامی مذہبی جماعتیں بھی اقتصادی اور سیاسی معاملات میں محض انسانی عقل و تدبیر ہی کو لازمی قرار دینے لگا ہیں۔

اس اندھیرے میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے "دعا" کے چراغوں سے فضا کو منور کرنے کا عزم بالجزم کیا ہے اور اسلام کی فتح کا سب سے کاری ہتھیار دعا کو مانا ہے اور اس کے مطابق عمل پیرا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و سنت کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی اہمیت پر جتنا زور دیا ہے وہ شخص جس نے آپ کی تصنیفات یا ملفوظات مطالعہ نہیں کئے اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ آپ نے بار بار اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ موجودہ زمانہ میں ہمارے جہاد کی بنیاد دعا پر ہے دوسرے لفظوں میں اس جنگ میں ہمارا ہتھیار دعا ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام کا ایک اقتباس یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

"ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے

ذریعہ

سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے۔ ہر ایک امر کے لئے کچھ آثار ہوتے ہیں، اور اس سے پہلے تمہیدیں ہوتی ہیں۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بھلا اگر ان کے خیال کے موافق یہ زمانہ ان کے دن پلٹنے کا ہی تھا اور مسیح نے آکر ان کو سلطنت دلانی تھی تو چاہیئے تھا کہ ظاہری طاقت اُن میں جمع ہونے لگتی۔ ہتھیار ان کے پاس زیادہ رہتے۔ فتوحات کا سلسلہ ان کے واسطے کھولا جاتا۔ مگر یہاں تو بالکل ہی برعکس نظر آتا ہے۔ ہتھیار ان کے ایجاد نہیں۔ ملک و دولت ہے تو اوروں کے ہاتھ ہے۔ ہمت و مردانگی ہے تو اوروں میں یہ ہتھیاروں کے واسطے بھی دوسروں کے محتاج۔ دن بدن ذلت اور ادبار ان کے گرد ہے۔ جہاں دیکھو جس میدان میں سنو انہیں شکست ہے۔ بھلا کیا یہی آثار ہوتے ہیں اقبال کے؟ ہرگز نہیں یہ بھولے ہوئے ہیں۔ زمینی تلوار اور ہتھیاروں سے ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے ابھی تو خود ان کی اپنی حالت ایسی ہے اور بے دینی اور لامذہبی کا رنگ ایسا ہے کہ قابل عذاب اور مورد قہر ہیں پھر ایسوں کو کبھی تلوار ملی ہے؟ ہرگز نہیں ان کی ترقی کی وہی سچی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بنائیں اور دعائیں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے نہ قوت بازو سے یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتداء تھی انتہا بھی اسی طرح ہو۔ آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الخ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے۔ اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی

میں دیکھتا ہوں کہ یہ زمانہ اس قسم کا آگیا ہے کہ انصاف اور دیانت سے کام نہیں لیا جاتا اور بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جن کے واسطے دلائل مفید ہو سکتے ہیں ورنہ دلائل کی پرواہ ہی نہیں کی جاتی اور قلم کام نہیں دیتا۔ ۔ ۔ ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ دعا سے آخری فتح ہوگی اور انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو ان کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ یعنی جب ایسا وقت آجاتا ہے کہ انبیاء و رسل کی بات لوگ نہیں مانتے تو پھر دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے مخالف متکبر و سرکش آخر نامراد اور ناکام ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی مسیح موعود کے متعلق یہ جو آیا ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا۔ اس سے بھی مسیح موعود کی دعاؤں کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ نزول از آسمان کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اسے رد نہیں کر سکتا آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اس کو ہلاک کر دیں گی اسی طرح نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ جب حضرت نوح تبلیغ کرتے کرتے تھک گئے تو آخر انہوں نے دعا کی تو نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طوفان آیا جس نے شریروں کو ہلاک کر دیا اور اس طرح پر فیصلہ ہو گیا . . . . .

(باقی ... پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۳

تسخیر کائنات اسلام کے نقطۂ نظر سے

(محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۵) وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ
اللّٰہُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اُخْرٰی
فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ
(الزمر ۶۹)

اور بگل میں پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے اس پر ایک بیہوشی طاری ہو جائے گی سوائے اس (شخص) کے جس کو اللہ چاہے گا (کہ بچائے) پھر دوسری دفعہ بگل میں پھونکا جائے گا اور اچانک وہ سب (اپنے متعلق) فیصلہ کا انتظار کرتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

(۶) یَسْئَلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ
شَاْنٍ (الرحمٰن ۳۰)

آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ اسی سے اپنی ضرورتیں طلب کرتا ہے۔ وہ ہر وقت ایک نئی حالت میں ہوتا ہے۔

پھر آسمانوں اور زمینوں کی مختلف آبادیوں میں باہمی ربط و اتصال کا بھی واضح رنگ میں ذکر موجود ہے جیسا کہ فرمایا

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْھِمَا
مِنْ دَآبَّۃٍ وَھُوَ عَلٰی
جَمْعِھِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ
(الشوریٰ ۳۰)

اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلایا ہے۔ اس کے نشانوں میں سے ہے اور وہ جب چاہے گا ان سب کے جمع کرنے پر قادر ہو گا۔ اس آیت میں اگرچہ دآبّۃ یعنی جانداروں کا ذکر ہے جس میں انسان اور حیوان سب ہی شامل ہیں لیکن جَمْعِھِمْ کے لفظ میں جو ضمیر ھم کی استعمال کی گئی ہے وہ ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف کرّوں میں ذوی العقول پائے جائیں گے اور مناسب وقت آنے پر اللہ تعالیٰ ان کو جمع کر دے گا۔

مواصلاتی لحاظ سے تو مختلف کرّوں کا اتصال ایک حد تک اور ایک پہلو سے اس وقت بھی ہو چکا ہے یعنی زمین سے پہنچے ہوئے (سگنل یا پیغامات) مختلف کرّوں تک پہنچے ہیں اور وہاں سے لوٹ کر واپس آئے ہیں۔ گویا پیغام رسانی کی حد تک تو مختلف کرّے اب بھی جمع ہو گئے ہیں یا جمع ہونے لگے ہیں لیکن ایک وقت آئے گا جب ان میں بسنے والی مخلوق میں بھی اتصال اور ربط پیدا ہو جائے گا۔ یہ کب اور کیسے ہو گا اس کو تو عالم الغیب خدا ہی بہتر جانتا ہے وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ (الانعام ۶۰) اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اس کے سوا ان (غیبوں) کو کوئی نہیں جانتا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر انسان دوسرے کرّوں تک پہنچ سکتا ہے اور وہاں بھی قضائے الٰہی سے موت آ سکتی ہے تو پھر قرآن کریم کی اس آیت کا کیا مطلب ہو گا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ۔ قَالَ فِیْھَا تَحْیَوْنَ وَفِیْھَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْھَا تُخْرَجُوْنَ۔ (الاعراف ۲۶) اور تمہارے لئے اسی زمین میں ٹھکانا ہو گا اور کچھ مدت تک فائدہ اٹھانا مقدر ہو گا۔ پھر فرمایا اسی زمین میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اس میں سے تم نکالے جاؤ گے۔

اس آیت سے یہ استدلال کیا جاتا رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اس زمین میں ہی تم زندہ رہو گے، اسی میں تم مرو گے اور اسی میں ہی تم اٹھائے جاؤ گے۔ گویا موت و حیات اسی زمین سے وابستہ ہے۔ اس سے باہر نہیں۔ سرسری نظر سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کے ہوتے ہوئے زمین سے نکلنے کا کوئی امکان نہیں اور اس آیت اور سورۃ الرحمٰن کی آیات کے مضمون میں تناقض پایا جاتا ہے جہاں دوسرے کرّوں تک نفوذ کے امکان کو تسلیم کیا گیا ہے۔

لیکن واضح رہے کہ قرآن کریم میں کوئی تناقض نہیں۔ اس کے نازل کرنے والے نے جس کے علم میں ہر چیز موجود ہے خود بڑے زور سے تناقض کی نفی کی ہے اس لئے جہاں ہمیں تناقض معلوم ہو وہ دراصل ہمارے فہم کا ہی قصور ہوتا ہے۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کی پوری تشریح اپنے وقت پر ہی ہوتی ہے۔ باوجود چاند تک رسائی کے اور باوجود مریخ وغیرہ دوسرے کرّوں تک پہنچ جانے کے امکان کے سب آیات اپنی اپنی جگہ بالکل درست اور صداقت کی حامل ہیں اور ان میں کوئی تناقض نہیں۔ فِیْھَا تَحْیَوْنَ والی آیت بدستور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی محکم دلیل ہے فِیْھَا تَحْیَوْنَ میں یہ بتایا ہے کہ انسان کی زندگی اور موت کے اسباب اسی زمین سے وابستہ ہیں۔ انسان ایک خاص ماحول کا عادی ہے اور اسی ماحول میں زندہ رہ سکتا ہے مثلاً اسے ہوا اور پانی کی ضرورت ہے۔ ایک خاص درجہ حرارت اور خاص ہوا کے دباؤ کی ضرورت ہے۔ جہاں یہ شرائط پوری نہ ہونگی وہاں موت واقع ہو جائے گی۔ اسی مناسب ماحول کو قرآن کریم میں اَلْاَرْض کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جو خلاباز اپالو ۱۱-۱۲ میں چاند پر گئے وہ اسی زمینی ماحول یعنی اَلْاَرْض کو اپنے ساتھ لئے ہوئے تھے۔ وہ زمین کی ہوا میں سانس لیتے رہے۔ زمینی غذاؤں اور مشروبات کو استعمال کرتے رہے اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس ماحول سے جدا نہیں ہوئے۔ ان کے ایئرکنڈیشنڈ ڈبلے اور پریشر سوٹ زمینی ماحول کو برقرار رکھے ہوئے تھے۔ گویا چاند پر ہوتے ہوئے بھی وہ زمین کے ماحول میں کھاتے پیتے اور سانس لیتے تھے اور اس لحاظ سے ہم یہی کہیں گے کہ وہ اَلْاَرْض میں رہے۔ اگر ان کے خلائی لباس پھٹ جاتے یا آکسیجن کا ذخیرہ کسی طرح ضائع ہو جاتا۔ تو موت یقینی تھی۔ فِیْھَا تَحْیَوْنَ والی آیت میں فِیْھَا پہلے رکھ کر حصر کیا کہ اسی ماحول سے ہی زندگی اور بقا وابستہ ہے جب یہ میسّر ہو گا زندگی قائم رہے گی لیکن جب میسّر نہ ہو گا زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ چاند پر یا خلائی راستوں پر موت واقع نہیں ہو گی۔ اور انسان جب بھی مرے گا زمین پر آ کر مرے گا۔ اس آیت میں دو مرتبہ فِیْھَا کا لفظ استعمال ہوا ہے فِیْھَا تَحْیَوْنَ والے ٹکڑے میں فی تعلیلیہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ حیات و بقا کے اسباب اس زمینی ماحول کے ساتھ وابستہ کر دئے گئے ہیں۔ ان سامانوں سے الگ ہو کر یا ان سے بے نیاز ہو کر ایک لحظہ کے لئے بھی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔

اس جگہ یہ وضاحت ضروری ہے کہ فِیْھَا تَحْیَوْنَ کی مندرجہ بالا تشریح سے ایک اشتباہ بھی پیدا ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ اگر الارض والا مناسب ماحول میسّر رہے تو شاید انسان ہمیشہ ہی زندہ رہے۔ اس کی نفی کے لئے آیت کا دوسرا ٹکڑا رکھ دیا اور فرمایا فِیْھَا تَمُوْتُوْنَ۔ ان اسباب حیات و بقا کے میسّر آنے کے باوجود اور ان میں رہتے ہوئے بھی ایک دن زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا اور یہ سامان حیات موت سے بچا نہیں سکیں گے۔ فِیْھَا تَمُوْتُوْنَ کے معنی یہ ہیں کہ ان سامانوں میں رہنے کے باوصف موت کا دن ضرور آئے گا۔ اور اس سے کوئی مفر نہیں۔

اب دیکھیئے جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانتے ہیں وہ یہ تو نہیں کہتے کہ ان کے لئے آسمان پر ہوا، پانی اور غذا وغیرہ موجود ہے جب یہ سامان وہاں میسّر نہیں اور آیت فِیْھَا تَحْیَوْنَ میں حصر کیا ہے۔ کہ اس مخصوص ماحول کے بغیر زندگی ممکن نہیں تو اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے۔

آیت کے تیسرے ٹکڑے وَمِنْھَا تُخْرَجُوْنَ اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے کا مفہوم یہ ہے کہ زمین کی غذاؤں سے ہی انسان کا جسم اور اس کی روح بنتی اور پرورش پاتی ہے موت کے بعد جسم تو بے شک مٹی میں مل کر تحلیل ہو جاتا ہے لیکن روح باقی رکھی جاتی ہے اور اس کو ایک لطیف جسم عطا کیا جاتا ہے۔ جس طرح زمینی غذاؤں سے ہمارا یہ خاکی جسم تیار ہوتا ہے اسی طرح زندگی میں کئے ہوئے اعمال سے روحانی جسم تیار ہوتا ہے۔ تو فرمایا جب بعث بعد الموت کا وقت آئے گا اور جزا سزا کے لئے میزان قائم کی جائے گی تو ہم تم کو دوبارہ زندہ کریں گے تمہاری روح کو جو جسم اس وقت دیا جائے گا۔ اس کی بنیاد وہ اعمال ہوں گے جو تم نے الارض میں رہتے ہوئے کئے تھے۔ اُس حشر کے وقت گویا اس زمین سے تم پیدا کئے جاؤ گے۔ اس وقت تمہارے جسم اور تمہاری روح کی کیفیات ان اعمال و افعال سے جنم لیں گی جو تم نے اس دنیا میں رہتے ہوئے کئے ہوں گے۔

غرض آیت وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ میں الارض سے مراد کرہ زمین نہیں بلکہ وہ مخصوص ماحول ہے جس سے حیات وابستہ ہے۔ اس ماحول میں انسان کے لئے قیام مقدر ہے اور تھوڑی سی مدّت کے لئے زندگی سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے آیت فیھا تحیون وَفِیْھَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْھَا تُخْرَجُوْنَ درحقیقت اس سے پہلی آیت یعنی وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ کی ہی تشریح ہے اور اس کے معنوں کی وضاحت کرتی ہے۔

اس تشریح کی روشنی میں قرآنی آیات میں جو "تناقض بظاہر نظر آتا تھا وہ باقی نہیں رہتا۔ حق یہی ہے کہ اسی زمینی ماحول میں ہی انسان کے لئے حیات مقدر ہے لیکن زندگی کے سانس

محدود اور معین ہیں اس لئے سامانوں کے باوجود انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہے گا بلکہ موت بھی ضرور آئے گی تاکہ جزا سزا کا سلسلہ جاری ہو۔ اپنی زندگی کے دوران انسان خواہ چاند پر جائے یا مریخ وغیرہ پر اس سے قرآن کریم کی کسی آیت پر زد نہیں پڑتی اور نہ اس کی بیان کردہ صداقتوں میں کہیں اختلاف یا تضاد ہے۔ علوم کی ترقی تو قرآنی صداقتوں کو اجاگر کرتی اور خدائے بزرگ و برتر کی ہستی کو ایسے رنگ میں سامنے لے آتی ہے کہ انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ جیسے جیسے علم ترقی کرے گا قرآنی مطالب اور حقائق اور واضح ہوتے چلے جائیں گے اور ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے ایمان و یقین کا تازہ سامان فراہم ہوتا رہے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول اور قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ ہر زمانہ کے لئے انکشافات خدائے تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت پر اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت کے تازہ ثبوت مہیا کرتے رہیں گے اور کوئی زمانہ ایسا نہ ہوگا جب تازہ نشانوں کا سلسلہ بند ہو جائے اور صرف پرانے قصوں پر انحصار رہے۔"

جب ہم ان آیات پر جن میں کائنات کی تخلیق اور اس کی تسخیر کا ذکر ہے بحیثیت مجموعی نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے سب سے زیادہ زور اس امر پر دیا ہے کہ وہ اس کائنات کا خالق و مالک ہے اور عالمین کا یہ سارا نظام اُس کے حکم سے اور اس کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق چل رہا ہے۔ وہ قادر و توانا اور واحد و یگانہ ہے۔ اس نے کائنات میں اس قدر وسعت رکھی ہے کہ اس کا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑوں سے ہزاروں لاکھوں نوری سال کے فاصلہ پر واقع ہے (نوری سال کا مطلب یہ ہے کہ اگر روشنی مسلسل ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی ثانیہ کی رفتار سے سال بھر چلتی رہے تو جو فاصلہ طے ہوگا اسے ایک نوری سال کہتے ہیں۔ سماوی اجرام تعداد کے لحاظ سے اگرچہ اَن گنت ہیں مگر وہ سب ایک مضبوط اور محکم نظام میں پروئے ہوئے ہیں۔ کہیں تصادم نہیں۔ تساہل نہیں، تناقض نہیں۔ ہر شئی اپنی اپنی جگہ بلا توقف اور بلا روک ٹوک مفوضہ کام سرانجام دیئے چلی جا رہی ہے۔ اتنے وسیع و عریض کائنات کی تخلیق اور اس میں پائے جانے والے نظام کی وحدت بلاشبہ ایک عزیز و مقتدر خالق اور ایک حکیم و خبیر صانع پر دلالت کرتی ہے۔

بار بار اس خلق اور اس نظام کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان! جو مشاہدات حقائق پر اپنے علم کی بنیاد رکھنے کا عادی بن چکا ہے اور اس پر نازاں بھی ہے کیا کوئی مثال تجھے ایسی نظر آتی ہے جہاں کوئی نظام بغیر کسی ناظم کے قائم رہا ہو۔ اگر ایک مثال بھی تجھے نہیں ملتی تو پھر اپنی فطرت کی آواز کو کیوں ٹھکراتا ہے اور کیوں تسلیم نہیں کرتا کہ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ۔ تیری عقل کیسے باور کر سکتی ہے کہ وسیع کہکشائیں اور سحاب بخود بخود پیدا ہو گئے اور ان میں ایک بے عیب نظام خود بخود جاری بھی ہو گیا۔ تو جس قدر کائنات میں پھرے گا اور خلاؤں کی تسخیر کرے گا اسی قدر تجھ پر یہ حقیقت آشکارا ہوگی کہ جس خدا نے تیری خاطر اس قدر انتظام و اہتمام کیا وہ بڑی قدرتوں کا مالک ہے اس نے یہ سب کچھ کھیل کے طور پر اور عبث نہیں بنایا۔ اس کی ایک ہی غرض ہے کہ اپنے خالق و مالک کی قدرتوں اور اس کے احسانوں اور کرم فرمائیوں کو دیکھ کر عجز و نیاز کے ساتھ اس کے سامنے جھک جائے اور اس کی حمد کے ترانے گائے تا وہ راضی ہو اور اپنے مزید فضلوں سے تجھے نوازے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن حکیم پر غور و فکر کرنے اور اس سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف جدید کے ایک معلّم کا خرچ

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی اور مشرقی پاکستان میں ۱۰۳ معلمین قرآن مجید کو پڑھنے اور پڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی ہے۔ کہ کئی غیر مسلم اصحاب ان کے ذریعے احمدیت کے حلقہ بگوش ہوئے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیا ہے۔

ایک معلم کا اوسط خرچ -/۱۳۵ روپے ماہوار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے ایک ایک معلّم کا پورا خرچ برداشت کیا ہوا ہے۔ تاہم معلّمین کی مانگ بہت زیادہ ہے اور کئی جماعتیں ایسی ہیں جہاں فی الواقع ایک معلّم کی ضرورت ہے۔ مگر وہ اس کا خرچ برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔

پس وہ اصحاب جنکو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا درد دیا ہے۔ اور وہ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ اسلام ترقی کرے۔ وہ آگے بڑھیں اور ایک معلّم کے خرچ کا جس قدر حصہ بھی وہ برداشت کر سکتے ہوں اس سے دفتر کو اطلاع فرماویں۔

ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری وضاحت

(محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں جو احباب اور خواتین چندے بھجوا رہے ہیں ان کے علم کے لئے یہ وضاحت شائع کی جاتی ہے کہ جب بھی کسی معطی کیطرف سے چندہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں پہنچتا ہے تو

الف۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ان کو باقاعدہ رسید بھجوا دی جاتی ہے۔

ب۔ تمام چندہ دہندگان کی ساتھ ساتھ فہرست تیار کر کے اسے دفتر نصرت جہاں ریزرو فنڈ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کی غرض سے پیش کر دیتا ہے۔ اور حضور ان کیلئے دعا فرماتے ہیں۔

ج۔ موصول ہونے والی رقوم کا متعلقہ کھاتہ جات میں اندراج کرنے کے بعد ہر معطی کو چاہے انہوں نے براہ راست رقم بھجوائی ہو یا اپنی جماعت کی معرفت سیکرٹری کی طرف سے شکریہ کی چٹھی بھجوائی جاتی ہے جس میں ان کی ارسال کردہ رقم اور کوپن نمبر جس کے ماتحت رقم خزانہ میں داخل ہوتی پھر لکھ دی جاتی ہے

موصول ہونے والی رقوم کا اخبار میں اعلان کرنے کے متعلق یہ طریق ہوگا کہ

۱۔ جو احباب اور بہنیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور قربانی میں سابقون الاولون کی جماعت میں شریک ہوتے ہوئے اپنے وعدہ جات کا سو فیصد ادا کر چکے ہیں۔ یا ۲۸ فروری ۷۱ء (مطابق ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۰ ھش) تک طوعی طور پر سو فیصدی ادائیگی کر دیں گے۔ ان کے نام مارچ (امان) کے پہلے ہفتہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کی غرض سے پیش کرنے کے بعد اخبار میں صف وار شائع کر دئیے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ تاکہ پڑھنے والوں کو ان مخلصین کے لئے دعا کی بھی تحریک ہوتی رہے۔ اور آئندہ آنے والوں نسلوں کے لئے ان کا نمونہ بطور مثال ہمیشہ کے لئے تاریخ میں محفوظ ہو جائے۔

۲۔ اس کے بعد ان مخلصین کی فہرست مندرجہ بالا طریق پر انشاء اللہ شائع کر دی جائے گی جنہوں نے اپنے وعدوں کے مطابق صف اول اور صف سوم میں ہونے کی صورت میں کل وعدہ کا ۲/۵ اور صف دوم کی صورت میں ۱/۲ ادا کر دیا ہوگا۔

ایسی فہرستیں بعد میں بھی مناسب مواقع پر شائع ہوتی رہیں گی۔

روزمرّہ کی وصولیوں کے متعلق اخبار میں اعلان مشکل ہے۔ اس لئے اس بارہ میں پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔ البتہ نئے وعدہ جات کی فہرستیں بدستور شائع ہوتی رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے پیارے واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ آمین۔

احمدی ڈاکٹر توجہ فرماویں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے جلسہ سالانہ پر "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کے متعلق تفصیلات سن لی ہیں۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے معجزانہ رنگ میں اس سکیم کو جلد از جلد پروان چڑھا رہے ہیں۔ اور آپ کے لئے حضرت بلال رضؓ کی سرزمین کے لوگوں کی خدمت کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔

اب مزید نئی تقرریاں ہونے والی ہیں۔ اس لئے آپ اپنی خدمات جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش فرمائیں اور اپنے کوائف سے خاکسار کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
وکالت تبشیر تحریک جدید۔ ربوہ

محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کی یاد میں

(مکرم سید محمد میاں سلیم صاحب شاہجہانپوری انڈونیشیا)

یہ دسمبر ۱۹۵۵ء کی بات ہے کہ راقم الحروف کو پہلی مرتبہ محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری مرحوم کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام تھے اور ہمارا قافلہ قادیان گیا ہوا تھا۔

حضرت حکیم صاحب مرحوم سے یہ میرا سرسری ذاتی تعارف تھا ورنہ اس سے قبل استاذی المحترم حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی زبان سے حکیم صاحب کا نام سن چکا تھا اور اس طرح غائبانہ تعارف تو بہت عرصہ پیشتر حاصل ہوچکا تھا۔ چند ماہ پیشتر کی بات ہے کہ اپنی زیر تالیف کتاب "شعرائے احمدیت" کی تدوین کے سلسلہ میں حضرت حکیم صاحب مرحوم سے تفصیلی ملاقات کرنے اور ان کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ہاتھ آیا۔ آپ اپنی عمر کے ۹۸ سال قریباً پورے کر چکے تھے لیکن اس عمر میں بھی آپ کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی بلکہ مقابلتہً قابل رشک تھی۔ آپ اپنے صاحبزادگان کے ساتھ کراچی میں سکونت پذیر تھے۔ ذہن اور حافظہ بہت اچھا تھا۔ نہایت ہی متواضع اور حد درجہ منکسر المزاج بزرگ تھے۔ چہرہ نورانیت اور خوبصورتی کا حامل تھا۔ جب کبھی میں ان کے پاس پہنچ جاتا تھا تو بے حد خوش ہوتے۔ بڑا ہی شفیق اور محبت پرور دل پایا تھا اور ان کا متبسم اور شگفتہ چہرہ ان کے قلب صافی کا آئینہ دار تھا۔ چند ملاقاتوں میں گہرا قلبی لگاؤ پیدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اُن کو اپنے جوار رحمت میں اپنے قرب کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن کے فرزندان کو اپنے بزرگ باپ کے نقش قدم پر چلنے اور خدمات سلسلہ بجا لانے کی بیش از پیش توفیق دے۔

حضرت حکیم صاحب کے والد بزرگوار مولانا واعظ علی صاحب مسلک غالب کے ہم عصر اور صاحب دیوان شاعر تھے۔ حکیم صاحب کی ولادت ۱۸۷۳ء مطابق ۱۲۹۲ھ مونگھیر صوبہ بہار میں ہوئی۔ ابھی آپ نے عہد طفولیت سے قدم باہر نہ نکالا تھا کہ آپ کے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا لیکن مولائے حقیقی نے آپ کی رہنمائی فرما کر آپ کے بچپن کا زمانہ نہایت پاکیزہ ماحول میں گذرنے کے سامان پیدا فرما دئے۔ آپ ۱۸۹۲ء میں حصول علم طب کی خاطر لکھنؤ تشریف لے گئے تین سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو ایک سند دی گئی جو عربی زبان میں تھی اور آپ کے پاس محفوظ رہی۔ تکمیل تعلیم کے بعد آپ واپس مونگھیر آ گئے اس وقت آپ کی عمر بمشکل چوبیس پچیس سال ہوگی۔ آپ نے وطن پہنچ کر خدمت خلق کو اپنا پیشہ بناتے ہوئے اپنا ذاتی مطب جاری کر دیا۔ اُس زمانے میں مولانا حسن علی بھاگلپوری نے جو اردو فارسی کے علاوہ انگریزی زبان کے عالم اور سحر البیان مقرر تھے مولانا واعظ علی صاحب سے زمین کا ایک قطعہ خریدا جو بعد میں "انجمن حمایت اسلام" کے دفتر میں تبدیل کر دیا گیا۔ یہ انجمن مولانا حسن علی نے خود قائم کی تھی لیکن بعد ازاں جب مولانا حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے تو انہیں اس انجمن سے علیحدہ کر دیا گیا۔

ایک مرتبہ اسی انجمن کے دفتر میں ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ جس میں حکیم صاحب نے بھی شرکت کی۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا ذکر تضحیک کے رنگ میں ہو رہا تھا۔ حکیم صاحب فرماتے تھے کہ ان بیانات سے مترشح ہوتا تھا کہ یہ لوگ جس شخص کی مخالفت کر رہے ہیں وہ ضرور کوئی عظیم الشان انسان ہے۔ کیونکہ جن الہامات کو اس جلسہ میں استہزاء کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ حکیم صاحب کو ان میں صداقت کا نور نظر آ گیا۔ دوسرے روز حکیم صاحب اپنے مطب میں بیٹھے تھے اور لوگ یکے بعد دیگرے بغرض علاج آپ کے روبرو پیش ہو رہے تھے۔ یہاں تک کہ آخری مریض بھی نبض دکھا کر اور نسخہ لیکر چلا گیا اور بالکل تنہائی ہو گئی تو ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا "عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ آپ کے پاس ان کی زندگی کا کیا ثبوت ہے۔ حکیم صاحب فرماتے تھے کہ میں نے اپنے مولوی صاحبان سے جو آیات سنی تھیں وہ بیان کر دیں لیکن اس نوجوان نے کچھ اس طرح باتیں کیں کہ حکیم صاحب کو اشتیاق پیدا ہو گیا اور نتیجۃً حکیم صاحب نے اُس نوجوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب طلب کیں دوسرے روز حکیم صاحب کو حضرت اقدس کی متعدد اردو فارسی اور عربی کتب مہیا کر دی گئیں۔ ان کتابوں کے مطالعہ کا یہ اثر ہوا کہ حکیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیعت کا خط لکھ دیا اور حضور علیہ السلام نے ازراہِ ذرہ نوازی آپ کی بیعت قبول فرمائی۔ آپ نے ۱۹۰۱ء کے آخر تا ۱۹۰۲ء کے شروع میں یہ خط لکھا تھا اور اس کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک چھوٹا سا حجرہ ہے جس میں آپ ہیں اور حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پیکر ہے۔ ہر طرف ایک لطیف سا نور پھیلا ہوا ہے۔ حضور انور نے حکیم صاحب کو شربت کا ایک بلوری پیالہ دیا اور انہوں نے بکمال شوق نوش کیا۔ بعد ازاں نظارہ بدل گیا اور انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ میں متشکل ہو گیا۔

حکیم صاحب فرماتے تھے کہ اس نورانی خواب کا فوری اثر یہ ہوا کہ بیعت کے فوراً بعد ہی اپنے طور پر تبلیغ دین کا کام شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد حکیم صاحب قادیان تشریف لے گئے۔ غالباً ۱۹۱۰ء کی بات ہے وہاں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے قول کے مطابق حضرت میاں صاحب اسوقت اپنی عمر کی ابتدائی منازل طے کر رہے تھے اور عنفوان شباب کا زمانہ تھا۔ نہایت حسین اور نورانی چہرہ حضور کا تھا جس کو دیکھ کر حکیم صاحب نے یہ تاڑ لیا کہ دراصل یہی حسن اور احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہیں اور جو ایک کھٹک سی دل میں باقی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے بھی اور تشریف بھی لے گئے لیکن یہ سلسلہ تو ابھی ابتدائی اور کمزور حالت میں ہے آئندہ کیا ہوگا وہ کھٹکا حضور کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی دل سے نکل گیا اور ایک تازہ ایمان حاصل ہوا۔

۱۹۱۴ء سے ہی جب کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد منصب خلافت پر متمکن ہوئے۔ حضور نے حکیم صاحب کو تبلیغ احمدیت کے لئے منتخب فرمایا اور ہندوستان کے تبلیغی دورے کے لئے آپ کو متعین کیا اور حضور کے ارشاد اور ہدایات کی تعمیل میں حکیم صاحب نے ہندوستان کے ہر گوشہ میں پہنچ کر فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ باقی

بقیہ لیڈر ۲

دعا سے فتح

یہ زمانہ بھی نوح علیہ السلام کے زمانہ سے مشابہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے میرا نام بھی نوحؑ رکھا ہے۔ (الملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۳-۳۲۴)

جنگ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دل گھٹا جاتا ہے یارب سخت ہے یہ کارزار
اے خدا شیطان پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوج ملائک کو اتار
لشکر شیطاں کے نرغے میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم سے خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

درخواست دعا

میری طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔ البتہ کچھ کمزوری باقی ہے۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد خادم۔ ربوہ)

اسلامی سکرٹریٹ

اسلامی سکرٹریٹ اسلامی اتحاد کی روشن علامت ہے اور یہ مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ تاریخ کا ایسا اہم موڑ ہے جہاں سے اسلامی نشاۃ الثانیہ کا آغاز ہوتا ہے۔

اس سے قبل نازک ترین سیاسی حالات میں بھی اسلامی ملکوں کی اتنی بڑی تعداد کبھی کسی اسلامی تنظیم میں شامل نہیں ہوئی۔ یہ پہلا موقعہ ہے جبکہ اسلامی ملکوں کی ایک کثیر تعداد عالمی برادری کا امن و انصاف کی مؤثر قوت بن کر ابھری ہے۔ اسلامی دنیا میں عرصے سے ایک ایسے فعال ادارے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جو اسلامی ملکوں کے درمیان حقیقی ربط اور نظم و ضبط پیدا کر سکے اور اسلام کی سربلندی کیلئے اجتماعی کوشش کرے مگر کبھی پہلے اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور نہ کیا گیا۔ ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء کو ایک ایسا اندوہناک سانحہ پیش آیا جس نے تمام عالم اسلام کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ یہ وہ تاریخ ہے جب مسلمانوں کے قبلہ اول مسجد اقصےٰ کو نذر آتش کیا گیا یہ واقعہ ایسا تھا جس سے انڈونیشیا سے مراکش تک تمام مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ صدر یحییٰ کے الفاظ میں۔ "مسجد اقصےٰ میں آتش زدگی ایک ایسا واقعہ ہے جسے وقت کے بیکراں دھارے کا انقلابی موڑ کہا جا سکتا ہے" اور یہی سانحہ ستمبر ۱۹۶۹ء میں رباط مسلم کانفرنس کی بنیاد بن گیا۔ جس میں ۲۶ اسلامی ملکوں کے سربراہوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس نے جس میں افغانستان الجزائر۔ چاڈ۔ گنی۔ انڈونیشیا۔ ایران اردن۔ مراکش۔ سعودی عرب۔ کویت لبنان۔ لیبیا۔ ملائشیا۔ مالی۔ اور ماریطانیا نائیجر۔ پاکستان۔ سینیگال۔ صومالیہ۔ جنوبی یمن۔ سوڈان۔ تیونس۔ ترکی متحدہ عرب جمہوریہ اور یمن نے شرکت کی اور تحریک آزادی فلسطین کے نمائندے مبصرین کی حیثیت سے مدعو کیے گئے۔

یہ تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا کہ جہاں اس نے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی پر مسلمانوں کے اجتماعی رنج و غم کا اظہار کیا اور تحریک آزادی فلسطین کی مکمل حمایت کا اعلان کیا وہاں مسلمانوں کے آپس کے اتحاد اور باہمی تعاون اور اشتراک کے لئے ایک مستقل اسلامی سکرٹریٹ کے قیام کی ضرورت پر بھی غور کیا۔ اس کانفرنس میں پہلی بار مسلم اتحاد کی قوت کو تسلیم کیا گیا صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے اس موقعہ پر اپنی تقریر میں کہا۔

مسلمان سربراہوں کا یہ اجلاس جو ۵۰ کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کر رہا ہے۔ زبردست تاریخی اہمیت رکھتا ہے اور اس سے ان رشتوں کی مضبوطی کا پتہ چلتا ہے جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو متحد کئے ہوئے ہیں۔

رباط کانفرنس نے تمام اسلامی ملکوں کے درمیان اسلامی اصولوں کے مطابق اخوت و محبت کے رشتے مضبوط کرنے اور ثقافتی اور اقتصادی میدان میں باہمی تعاون بڑھانے کی پرزور حمایت کی۔ یہ کانفرنس گویا ایک عظیم تر اسلامی اتحاد کی پہلی کڑی تھی۔ اس سلسلے میں دوسرا اہم قدم اس وقت اٹھایا گیا جب ۲۳ مارچ سے ۲۵ مارچ تک جدہ میں ۲۲ اسلامی ملکوں کے وزراء خارجہ کی تین روزہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ رباط کانفرنس کا دو نکاتی ایجنڈا یہ تھا۔

(۱) رباط اسلامی کانفرنس میں شریک اسلامی ریاستوں کے بین الاقوامی سطح پر مشترکہ فیصلوں کے نتائج کا جائزہ۔

(۲) ایک مستقل اسلامی سکرٹریٹ کے قیام کے سوال پر غور و خوض جو اسلامی ملکوں کے درمیان رابطہ قائم کرے اور ان کی مشترکہ کوششوں میں مددگار ثابت ہو۔

توقع کے مطابق جدہ کانفرنس میں عظیم تر مسلم اتحاد کے لئے نہایت اہم فیصلے کئے گئے۔ اور ایک ایسا نظام ترتیب دیا گیا جس کے ذریعے سعودی عرب کے شاہ فیصل کے الفاظ میں "عالم اسلام کی بقاء اور سالمیت کی ضمانت دی جا سکے"۔

اس کانفرنس میں پاکستان نے نہایت نمایاں کردار ادا کیا۔ اور رباط کانفرنس کے فیصلوں کے عین مطابق ایک مستقل اسلامی سکرٹریٹ کے قیام کی تجویز کی پرزور حمایت کی۔ پاکستانی وفد کے سربراہ نے اسلامی سکرٹریٹ کو اسلامی جذبہ اتحاد کا مظہر قرار دیتے ہوئے کہا

"ہمارا مدعا یہ نہیں کہ اس کے قیام کے سوال پر غور کرتے ہوئے ہم دیگر بین الاقوامی اداروں کی پیروی کریں اور نہ ہماری یہ خواہش ہے کہ کسی ایسے ادارے کی داغ بیل ڈالیں جو کوئی ایسا کام کرے جو دوسرے ادارے کر رہے ہوں۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اس کے ذریعے اسلامی ملکوں کے درمیان موجود محبت و اخوت کے جذبے کو ٹھوس شکل دینا چاہتے ہیں"۔

اس طرح جدہ کانفرنس عالم اسلام کے عظیم تر اتحاد کی راہ میں ایک تاریخ ساز کانفرنس ثابت ہوئی اور پاکستان اور سولہ دیگر اسلامی ملکوں کی مشترکہ کوشش سے ایک مستقل اسلامی سکرٹریٹ کا قیام عمل میں آیا جس کا عبوری مرکز یروشلم کے آزاد ہونے تک جدہ قرار پایا اور جس کے پہلے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے ملائشیا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمٰن کا انتخاب کیا گیا

یہ اسلامی سکرٹریٹ جو مسلم اتحاد کی نہایت خوش آئند علامت ہے اب اسلامی ملکوں کے درمیان مشترکہ رابطے کا کام انجام دے گا۔ اور اجتماعی امن اور خیر سگالی کے لئے کام کرے گا یہ سکرٹریٹ اسلامی ملکوں کے سالانہ اجتماعات کے انعقاد کا انتظام کرے گا اور ان کے فیصلوں کا خاص طور پر آزادی فلسطین کے متعلق ان کے مشترکہ فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کا ذمہ دار ہوگا۔

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

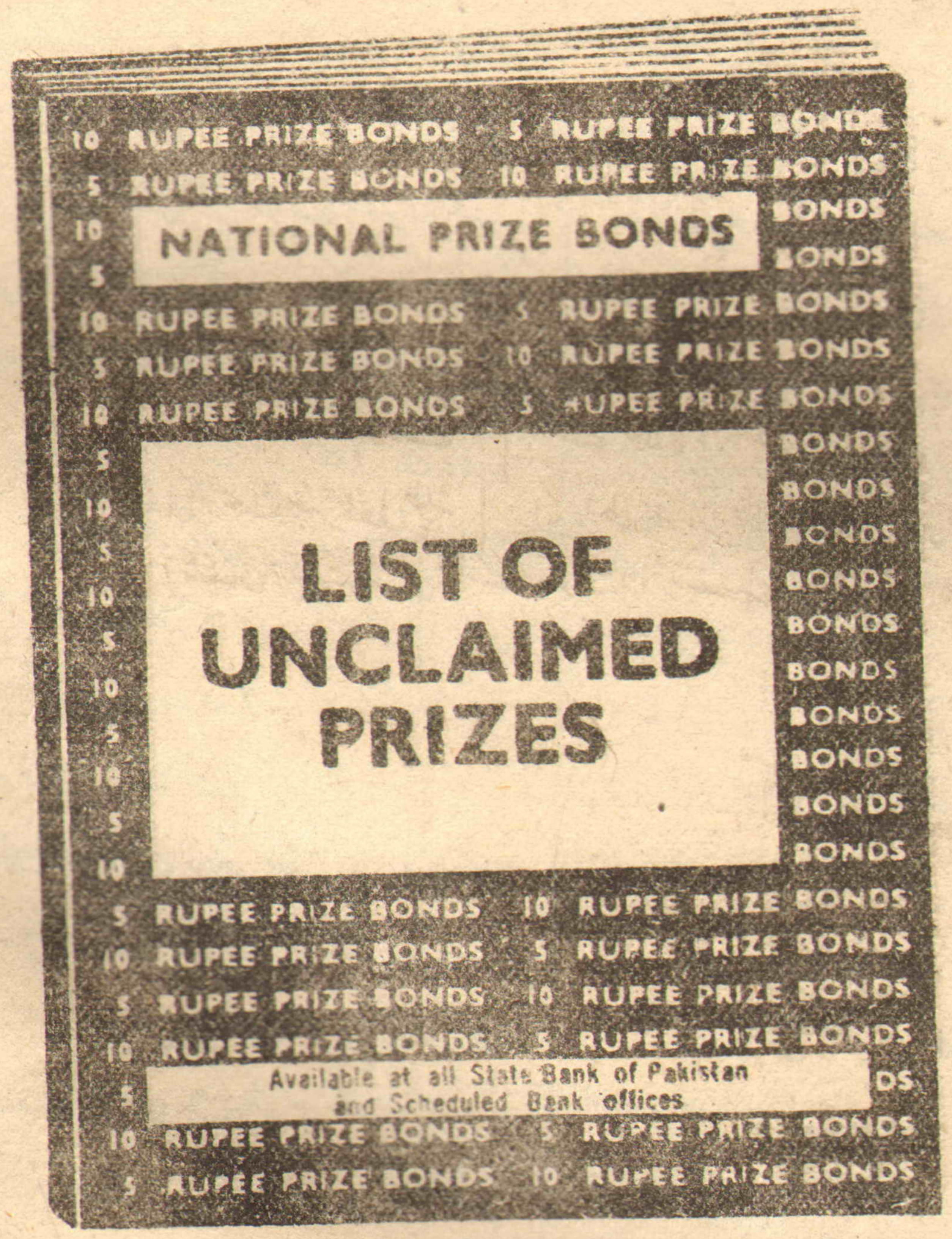

انعامی بانڈ رکھنے والوں کی سہولت کی خاطر ایسے انعامی نمبروں کی مکمل فہرست شائع کر دی گئی ہے جن کے انعامات ابھی تک کسی نے حاصل نہیں کئے ہیں۔

یہ فہرست، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے تمام دفاتر اور منظور شدہ بینکوں سے ۵۰ پیسے میں دستیاب ہے۔

بچایئے۔ جاری کردہ سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

احمد آباد میں ہولناک مسلم کش فساد

احمد آباد ۹ر فروری۔ بھارت کے صوبہ گجرات کے ایک دوسرے شہر احمد آباد میں عید الاضحیٰ کے موقع پر مسلم کش فسادات شروع ہو گئے ہندو غنڈوں نے مسلمانوں کی دکانیں اور مکان لوٹ لئے اور متعدد مسلمانوں کو شہید اور زخمی کیا ہے آتش زنی کی بھی وسیع پیمانے پر وارداتیں ہوئی ہیں۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق احمد آباد میں ۱۶ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا ہے اور مسلمانوں کے مکانوں اور دکانوں پر حملے کرنے انہیں لوٹنے اور آگ لگانے اور مسلمانوں کو ہلاک اور زخمی کرنے کے الزام میں ۳۶ بلوائیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ہفتہ کے دن صوبہ گجرات کے ایک شہر بڑودہ میں مسلم کش فسادات ہوئے تھے جس میں ۶ مسلمان شہید اور ۱۸ زخمی ہوئے تھے بڑودہ میں کرفیو لگا ہوا ہے۔

مغربی بنگال میں خونریز جھڑپیں

کلکتہ ۹ر فروری۔ مغربی بنگال میں کلکتہ ہگلی۔ اور چوبیس پرگنہ میں روس اور چین نواز کمیونسٹوں کے حامیوں کے درمیان خونریز تصادم میں پانچ افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے فریقین پستولوں چاقوؤں اور دستی بموں سے مسلح ہو کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں روسی نواز کمیونسٹ لیڈر ستیا مکر جی بھی شامل ہیں۔ جنہیں چاقو مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

مسز اندرا گاندھی وزیر اعظم نہیں ہیں

دہلی ۹ر فروری۔ سپریم کورٹ میں مخالف پارٹیوں کی طرف سے ایک درخواست دائر کی گئی ہے۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ مسز اندرا گاندھی کو بطور وزیر اعظم کام کرنے سے روک دیا جائے۔ اور ان کے ساتھ ہی تمام وزیروں کو بھی بحیثیت کام نہ کرنے کی ہدایت کی جائے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ دستور پالیسی میں یہ صاف لکھا ہے کہ جب کوئی پارلیمنٹ ٹوٹے گی تو اس کے ساتھ وزارت بھی ختم ہو جائے گی۔ اس واضح شق کی موجودگی میں مسز اندرا گاندھی کی وزارت جاری نہیں رہ سکتی۔ سپریم کورٹ نے درخواست کو سماعت کے لئے منظور کر لیا ہے۔ لیکن عارضی حکم امتناعی جاری نہیں کیا درخواست کی سماعت ۱۷ر فروری کو ہو گی۔

اسرائیل نے مصری تجویز مسترد کر دی

یروشلم ۹ر فروری۔ اسرائیل کی وزیر اعظم گولڈا میئر نے متحدہ عرب جمہوریہ کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ ۷ر مارچ تک نہر سویز کے مشرق میں اسرائیلی فوجیں کچھ مصری علاقہ خالی کر دیں تاکہ نہر کھولنے کے انتظامات کئے جا سکیں دریں اثنا ممتاز امریکی سیاستدان ہنری جیکسن نے امریکہ اور اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نہر سویز کھولنے کے بارہ میں مصری تجاویز کو ہرگز اہمیت نہ دیں کیونکہ یہ تجاویز روس کے ایما پر پیش کی گئی ہیں۔

جنوبی ویٹ نام نے لاؤس میں فوجیں داخل کر دیں

سائیگون ۹ر فروری۔ جنوبی ویٹ نام کی فوجیں بین الاقوامی سرحد پار کر کے لاؤس میں داخل ہو گئیں۔ حملہ آور فوجوں کو امریکی فضائیہ کی کمک حاصل تھی جنوبی ویٹ نام کے صدر تھیو نے کہا ہے کہ لاؤس پر حملہ کرنے کا حکم ان راستوں کو بند کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ جن کے ذریعہ جنوبی ویٹ نام اور کمبوڈیا میں ویٹ کانگ گوریلوں کو کمک پہنچائی جاتی ہے۔ لاؤس کی سرحد کے ساتھ ساتھ گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شمالی ویٹ نام کو اس کارروائی کا پیشگی علم تھا۔ اس لئے اس کی فوج نے جنوبی ویٹ نام کی فوج پر لاؤس میں داخل ہوتے ہی جوابی حملہ کر دیا۔ گزشتہ جمعہ کے روز امریکہ کے چار طیارے گرا لئے گئے اور دو ہوابازوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

ڈھاکہ میں سپریم کورٹ کا اجلاس

لاہور ۹ر فروری۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس حمود الرحمٰن اور مسٹر جسٹس وحید الدین کل سہ پہر ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ عدالت عالیہ ڈھاکہ میں ۹ر فروری سے ۲۸ر فروری تک مقدمات کی سماعت کرے گی۔ تاہم لاہور میں بھی سپریم کورٹ کا ایک بنچ بدستور مقدمات کی سماعت کرے گا۔

پاکستان میں تیل اور گیس کی پیداوار میں اضافہ

راولپنڈی ۹ر فروری۔ صنعت سے متعلق ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان میں تیل اور گیس کی پیداوار میں ۱۹۶۹ء کے مقابلہ میں ۱۲ فی صد اضافہ ہوا ہے پاکستان میں ۱۹۷۰ء میں دو کروڑ ستائیس لاکھ پیپے تیل نکالا گیا۔ اس کے برعکس ۱۹۶۹ء میں دو کروڑ ۲۲ لاکھ پیپے تیل نکالا گیا تھا۔ اسی طرح ۱۹۶۹ء میں ۱۱ کروڑ ۶۹ لاکھ ۲۱ ہزار مکعب فٹ کے مقابلہ میں ۱۹۷۰ء میں ۱۳ کروڑ ۳۸ لاکھ ۵۶ ہزار مکعب فٹ گیس نکالی گئی۔

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے ڈاکٹر رشید احمد خان F.R.C.S. نے حال ہی میں خدا کے فضل و کرم سے امریکن بورڈ آف سرجری کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ عزیز موصوف کی یہ کامیابی سلسلہ احمدیہ اور ہمارے لئے اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر احمد غلام محمد۔ پیپلز کالونی لائل پور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اکلوتی بیٹی عزیزہ فرزانہ راحت بعمر ساڑھے آٹھ سال چھ ماہ سے علیل چلی آرہی ہے پہلے بخار و نفخ سے اور ہلکا ہوتا تھا۔ لیکن دو ماہ سے مسلسل بخار چلا آرہا ہے۔ اینٹی بائیوٹک دوائیں دینے سے بخار اتر جاتا ہے اور دوا چھوڑ دی جائے تو پھر ہو جاتا ہے۔ بچی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا کریں۔ آمین۔

(حکیم خورشید احمد۔ گولبازار۔ ربوہ)

۲۔ میری چھوٹی بچی مبین اختر تین چار روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد مکمل صحت عطا کرے۔ آمین۔ (شیخ عبد القادر خادم احمدی انارکلی لائلپور)

۳۔ خاکسار کو کچھ عرصہ سے کمر اور بائیں ٹانگ کے گھٹنے میں درد ہے۔ اٹھنے بیٹھنے سے درد ہوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (حکیم محمد افضل فاروقی۔ ادرح شریف)

۴۔ مکرم ملک شریف احمد صاحب تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ ۸ر فروری سے امریکن مشن ہسپتال میں گلوکوز اور آکسیجن دی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبد الحق ناصر
جناح چوک۔ ساہیوال

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
میں لگائی ہوئی رقم
۱۰ سال میں دگنی ہو جاتی ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ہر بینک اور ڈاکخانہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اور بہ آسانی بھنائے بھی جا سکتے ہیں۔
آپ کی لگائی ہوئی رقم اور اُس کا منافع دونوں انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

بچت کیجئے
تھوڑا تھوڑا بار بار
بہتر مستقبل کیلئے

جاری کردہ۔ سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد۔

Spotlit

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمتِ محمدیہ دوسروں کی اصلاح کے لئے کھڑی کی گئی ہے

قیامت تک لوگ آنحضرتؐ سے فیضان حاصل کر کے دوسروں کو سکھاتے چلے جائیں گے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرۃ کی آیت وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"مسلمانوں کو اعلیٰ درجہ کی اُمت اسی لئے بنایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قابلیت چاہتی تھی کہ آپ کی اُمت بھی اعلیٰ درجہ کی ہو۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ درجہ کے لوگ نہ ملتے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض کس طرح پوری ہوتی؟ پس اُمت محمدیہ کا اعلیٰ ہونا بھی ضروری تھا تاکہ وہ اسلام کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم کو اپنے اندر جذب کر کے اس کے مطابق دُنیا کی اصلاح کر سکے اگر اس میں یہ قابلیت نہ رکھی جاتی تو اصلاحِ خلق کا مقصد پورا نہ ہو سکتا۔

اِس آیت سے اُمتِ محمدیہ میں بعثتِ مامورین کا بھی ثبوت نکلتا ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کو اس لئے کھڑا کیا گیا ہے کہ وہ دائمی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان لوگوں کو پہنچاتی رہے مگر چونکہ یہ خطرہ تھا کہ ایک زمانہ میں خود مسلمان ہی اس فرض سے غافل ہو جائیں گے اس لئے فرمایا کہ جب یہ فیضان مسلمانوں کی بدعملی کی وجہ سے بند ہو جائے گا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود شہید بن کر دُنیا میں آ جائیں گے۔ یعنی جب امت محمدیہ دوسروں کی نگرانی نہ کر سکے گی بلکہ خود نگرانی کی محتاج ہو جائے گی تو یہ رسول ہی اس کی اصلاح کرے گا اسی لئے اللہ تعالےٰ نے یکون الرسول علیکم شھیدا کو پیچھے رکھا ہے اور تکونوا شھداء علی الناس کو مقدم کیا ہے۔ اگر اس میں صرف رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ذکر ہوتا تو یکون الرسول [illegible] پہلے اور تکونوا شھداء علی الناس بعد میں ہوتا۔ کیونکہ صحابہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے سکھایا تھا۔ پھر صحابہ نے دوسروں کو سکھایا۔ مگر قرآن کریم نے یکون الرسول علیکم شھیدا کو پیچھے رکھا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یکون الرسول علیکم شھیدا سے پہلی بعثت مراد نہیں۔ بلکہ اس سے آپ کی دوسری بعثت مراد ہے۔ یعنی جب کبھی امت محمدیہ کی نگرانی میں فرق پڑ جائے گا اور مسلمانوں کا نمونہ اچھا نہیں رہے گا اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پھر شہید اور نگران بن کر دُنیا میں آ جائیں گے اور پھر مسلمانوں کی تربیت کر کے انہیں اس قابل بنا دیں گے کہ وہ دوسروں کی تربیت کریں۔ غرض یہ ترتیب بتاتی ہے کہ اس جگہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بروزی بعثتوں کا ذکر ہے اور الفاظ قرآنی بھی بتاتے ہیں کہ لتکونوا شھداء علی الناس سے صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے لوگ مراد نہیں بلکہ اس سے قیامت تک کے زمانہ کے لوگ مراد ہیں۔ پس یکون الرسول علیکم شھیدا بھی قیامت تک سچا ثابت ہوتا رہے گا۔ یعنی قیامت تک امت محمدیہ شاہد رہے گی اور قیامت تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی شاہد رہیں گے یعنی قیامت تک لوگ آپ سے فیضان حاصل کر کے دوسروں کو سکھاتے چلے جائیں گے۔ اور قیامت تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شاہد اور نگران کے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے جسمانی وجود کے ساتھ ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتے تھے اس لئے یہ آیت آپ کی بعثت بروزی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ امت محمدیہ دوسروں کی اصلاح کے لئے کھڑی کی گئی ہے لیکن جب خود امت محمدیہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا تو اس وقت کوئی باہر کا نبی اس کی اصلاح نہیں کرے گا بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اپنی امت کی بروزی رنگ میں اصلاح فرمائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا یہ آیت بھی اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے کیونکہ اگر اسلام عالمگیر مذہب نہ ہوتا اور قیامت تک قائم رہنے والا مذہب نہ ہوتا تو اصلاحِ خلق کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بروزی رنگ میں مبعوث نہ کیا جاتا ہے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۳۲)

زعماء انصار اللہ کے انتخابات

گزشتہ ماہ نبوت (نومبر ۷۰ء) میں امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء / زعماء اعلیٰ کے انتخاب کروا کے اپنی سفارش کے ساتھ رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھیج دیں۔

الحمدللہ کہ بہت سے امراء / صدر صاحبان نے اس سلسلہ میں تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دیئے ہیں۔ لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخابات ہونے باقی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جن مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا وہاں کے امراء / صدر صاحبان ازراہ کرم اپنی اوّلین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ ہمارے ایک نوجوان چوہدری محمد قاسم صاحب زرگر جو جماعت احمدیہ رحیم یار خان کے سابق قائد خدام الاحمدیہ ہیں موٹر سائیکل کے حادثہ کی وجہ سے بہت زخمی ہو گئے ہیں۔ اور ایک ٹانگ بھی ٹوٹ گئی ہے

احباب جماعت اور جملہ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ چوہدری صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے صدق دل سے دعا فرماویں مولا کریم جلد از جلد ان کو کام کرنے کے قابل بنا دیوے اور خدمت دین کی بھی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

(نذیر احمد منہاس رحیم یار خان)

۲۔ مکرم لطف المنان صاحب ابن محترم مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا گزشتہ دو ماہ سے بعارضہ قلب و ہائی بلڈ پریشر بہت بیمار ہیں اور آج کل بغرض علاج گنگا رام ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (مبارکہ منان - ۲۵ پاؤنڈ سٹریٹ کرشن نگر لاہور)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ر امان ۱۳۵۰ہش مطابق ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ر مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی

۱۔ احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ر فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔

۲۔ اُمراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ر فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

وقف جدید کے بقایا جات

کی فہرستیں بھیجی جا رہی ہیں۔

وقف جدید کے بقایا جات کی فہرستیں جماعتوں کے عہدیدار اصحاب کو بھیجی جا رہی ہیں ازراہ کرم امراء و سیکرٹریان مال جلد از جلد بقایا جات وصول کر کے وقف جدید کے حساب میں جمع کرائیں رقوم بھیجتے وقت دفتر ھذا کو وضاحت سے اطلاع دیں کہ آیا یہ رقوم گزشتہ سال کا وصول شدہ بقایا ہے یا نئے سال کا چندہ۔ (ناظم مال وقف جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴